روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون: ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۳۹/۷۴ — اتوار ۱۷ر شعبان ۱۴۰۹ھ، ۲۶ر امان ۱۳۶۸ہش، ۲۶ر مارچ ۱۹۸۹ء — نمبر ۶۹

قرآنِ کریم

وہ ایسا پتھر ہے کہ جس پر گرے گا اس کو پاش پاش کر دے گا
اور جو اس پر گرے گا وہ خود پاش پاش ہو جائے گا۔

(حضرت بانیٔ سلسلہ)

حکومت پنجاب کی پابندیوں کی وجہ سے

ربوہ میں احمدیہ صد سالہ جشن تشکر پوری شان سے نہ منایا جا سکا

احباب نے گلے مل کر ایک دوسرے کو جشن کی مبارک باد دی

غرباء کو صدقہ تقسیم کیا گیا اور نقد رقوم دی گئیں

ربوہ میں سارا دن چہل پہل اور عید کا سا سماں رہا

ربوہ:۔ مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ میں جماعت احمدیہ کے قیام پر ایک سو سال پورے ہونے پر صد سالہ احمدیہ جشن تشکر حکومت پنجاب کی طرف سے عائد کردہ پابندیوں کی وجہ سے اس شان سے نہ منایا جا سکا۔ جس طرح کی تیاری کی گئی تھی۔ تاہم احمدی احباب نے اس دن بھرپور خوشی اور عقیدت و احترام کا مظاہرہ کیا۔ بچوں، بڑوں، مردوں، عورتوں سب نے نئے کپڑے پہنے احباب نے ایک دوسرے سے معانقہ کر کے مبارک باد دی۔ اور سارا دن عید کی طرح خوشیاں منائیں۔ ایک دوسرے کو تحائف دیئے۔ بچوں کو عیدی کی طرح نقد رقوم دی گئیں۔ احباب نے دعوتیں کیں۔

۲۲ر تاریخ کو دنیا بھر کے احمدیوں کی طرح اہل ربوہ نے نفلی روزہ رکھا۔ ۲۳ر کی صبح بیوت الذکر میں نماز تہجد ادا کی گئی۔ جس میں بچوں کے علاوہ عورتوں اور مردوں نے بھی شرکت کی۔ اجتماعی دعا ہوئی۔

گھروں میں اس دن کی خوشی میں خصوصی طور پر کھانے پکائے گئے۔ مٹھائیوں کی دوکانوں پر دن بھر سخت رش رہا۔ تمام دکانیں کھلی تھیں۔ احباب و خواتین دن بھر خریداری کرتے رہے۔ اکثر لوگوں نے اس دن کی مناسبت سے نئے کپڑے پہنے ہر محلے میں بکرے بطور صدقہ ذبح کئے گئے۔ اور اس طرح کل ۴۰ر بکرے ذبح کئے گئے۔

اہل ربوہ کی بہت بڑی تعداد نے بہشتی مقبرہ میں جا کر وفات شدگان کی قبروں پر دعا کی۔

حکومت پنجاب کی طرف سے چونکہ اس جشن کی سرعام سرگرمیوں پر پابندی عائد کی گئی تھی۔ لہذا ربوہ کی عمارتوں پر کوئی چراغاں نہیں ہوا۔ مٹھائی تقسیم نہیں کی گئی۔ مردوں اور عورتوں کے جلسے منسوخ کر دیئے گئے۔

حکومت کی طرف سے اپنے احکام کی پابندی کے لئے پولیس کے ۹۰۰ر خصوصی نوجوان بھجوائے گئے تھے۔ جو سارا دن شہر میں گشت کرتے رہے۔ یہ خصوصی پولیس فورس جدید اسلحہ آنسو گیس وغیرہ سے مسلح تھی۔ حکومتی احکامات کی تعمیل میں کوئی آرائشی گیٹ نہیں بنایا گیا۔ جبکہ اندازاً پچاس سے زائد آرائشی گیٹ بنائے جانے تھے۔ نہ کہیں کوئی بینر آویزاں کیا گیا۔ جبکہ سینکڑوں کی تعداد میں بینر لگانے کا منصوبہ تھا۔ ربوہ میں منگائی گئی پولیس نے ۴۲ر احمدی نوجوانوں کو گرفتار کیا۔ ان میں چار کو دفعہ ۱۴۴ر کی خلاف ورزی کے الزام میں اور ۲۰ر کو دفعہ ۲۹۸ سی اور دفعہ ۱۴۴ر کی خلاف ورزی کے مشترکہ الزام میں گرفتار کیا گیا۔ ان نوجوانوں پر الزام تھا کہ انہوں نے پٹاخے چلائے۔ نعرے لگائے، بیج لگائے اور محلوں میں پہرہ دیا۔ چار لڑکوں کو اس الزام میں پکڑا گیا کہ انہوں نے ایسی ٹی شرٹس پہنی ہوئی تھیں جن پر لکھا ہوا تھا۔

HUNDRED YEARS OF TRUTH

(سچائی کے سو سال)

۲۰ر مارچ کو مقامی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے حکم جاری کیا کہ مسلمانوں کے دل کو تکلیف ہوتی ہے لہذا اس صد سالہ جشن کے موقع پر سرعام مندرجہ ذیل کاروائیاں نہ کی جائیں۔

۱۔ چراغاں نہ کیا جائے۔
:۔ آرائشی گیٹ نہ بنائے جائیں۔
:۔ کوئی جلسہ یا جلوس نہ نکالا جائے۔
:۔ اس موقع پر لاؤڈ سپیکر یا میگا فون استعمال نہ کیا جائے۔
:۔ نعرے نہ لگائے جائیں۔
:۔ بینرز اور بیج نہ لگائے جائیں۔
:۔ پمفلٹ نہ شائع کئے جائیں۔ نہ چسپاں کئے جائیں۔ دیواروں پر کوئی عبارتیں نہ لکھی جائیں۔
:۔ مٹھائی تقسیم نہ کی جائے۔ دیگیں نہ پکائی جائیں۔ (یعنی کھانا نہ تقسیم کیا جائے)
:۔ کوئی ایسا کام جس کے ذریعے براہ راست یا بالواسطہ طور پر مسلمانوں کے مذہبی جذبات انگیخت ہوں یا مجروح ہوں نہ کیا جائے۔

اس جشن کی تیاری کا اس انداز میں انتظام کیا گیا تھا کہ اس کو اگر آزادی سے منانے دیا جاتا تو دنیا کی تاریخ میں یہ ایک منفرد جشن ہوتا۔ جس میں ایک بھی گھر نہ ہوتا جہاں چراغاں نہ ہوتا۔ ایک بھی گھر نہ ہوتا جہاں مٹھائی نہ پہنچتی یا کھانا فراہم نہ ہوتا۔

باقی صفحہ ۸

محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر کی والدہ محترمہ کا انتقال

محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ کی والدہ محترمہ مقبول جان صاحبہ اہلیہ مکرم عظمت اللہ صاحب مورخہ ۱۸ر مارچ بروز ہفتہ صبح ساڑھے سات وفات پا گئیں۔ موصوفہ موصیہ تھیں۔ نماز جنازہ البیت المہدی گولبازار میں بعد نماز عصر ادا کی گئی۔ اور بعد تدفین مکرم ڈاکٹر عمر الدین صاحب ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ نے قبر پر دعا کرائی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے موصوفہ کو اپنی رحمت میں جگہ دے اور ان کے درجات اپنے قرب میں بڑھاتا چلا جائے۔

جامعہ نصرت کی طالبات متوجہ ہوں

کانووکیشن کے پروگرام میں کچھ تبدیلی پیدا ہو گئی ہے۔ اب ریہرسل ۲۹ر مارچ کو ہو گی۔ اور کانووکیشن ۳۰ر مارچ کو ہو گی۔ طالبات گاؤن لے کر آئیں۔

(پرنسپل)

خاص نمبر کی قیمت

خاص نمبر کی قیمت ۲۰ روپے ہے۔ غلطی سے ۱۵ روپے چھپ گئی ہے۔
احباب جماعت و ایجنٹ مطلع رہیں۔

(مینیجر)

کیا آپ حضرت امام جماعت احمدیہ کی تحریکات سے اپنے بیوی بچوں کو آگاہ رکھتے ہیں۔ اور خود ان پر عمل کرتے ہوئے انہیں بھی ان تحریکات پر عمل کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۶ امان ۱۳۶۸ ہش ۲۶ مارچ ۱۹۸۹ء

خواتین کا عالمی دن

دن اس لئے منائے جاتے ہیں کہ کسی بات کی یاددہانی کرائی جائے۔ یا کسی امر کی تلقین کی جائے یا کچھ مطالبات کئے جائیں حال ہی میں خواتین کا عالمی دن منایا گیا۔ اخباری رپورٹس کے مطابق اس دن جلسے کئے گئے خواتین کی محفلیں منعقد کی گئیں اور جتنی شدت سے یہ بات کہی جا سکتی تھی کہی گئی کہ خواتین کو ان کے حقوق ملنے چاہئیں۔ اور ہر شعبہ میں ان کا عمل دخل ہونا چاہیئے اور ان کی تعلیم کو فروغ دینے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جانی چاہیئے اور مرد اور عورت کو برابر کا درجہ حاصل ہونا چاہیئے۔

شائد اس بات میں تو کسی کو بھی اختلاف نہ ہو کہ خواتین کو ان کے حقوق ملنے چاہئیں۔ لیکن اختلاف اس بات میں ضرور موجود ہے کہ خواتین کے حقوق سے کیا مُراد ہے۔ انہیں کیا کچھ ملنا چاہیئے اور کیا کچھ ان کو نہیں ملنا چاہیئے کیونکہ وہ ان کے حقوق میں شامل نہیں ہے۔

چونکہ ساری دنیا کا مذہب ایک نہیں ہے اور تمام انسانوں کی سوچ بھی ایک جیسی نہیں ہے اس لئے حقوق کا مسئلہ یکساں طور پر تو حل ہو ہی نہیں سکتا۔ کہیں مذہب سے پوچھنا پڑے گا۔ کہیں معاشرہ سے پوچھنا پڑے گا۔ کہیں کسی اور بات کو حوالہ بنانا پڑے گا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ سب سے زیادہ مضبوط اور سب سے زیادہ محکم بنیاد تو مذہب ہے اس لئے مذہب جو حقوق دیتا ہے اُنہیں کا مطالبہ مناسب معلوم ہوتا ہے ہر مذہب والے اپنے ہم مذہب لوگوں کے لئے فیصلہ کریں۔ لیکن فیصلہ کرنے کے بعد کسی پر ٹھونسنے کی ریت اور روایت کو ختم کرنا چاہیئے اور وہ اس لئے کہ کوئی مذہب ایسا نہیں کہ جس کے تمام پیروکار کسی ایک ہی مسلک کو ماننے والے ہوں۔ مذہب کیا کہتا ہے یہ تو بتا دیا جائے اور کوئی فرد کیا چاہتا ہے یہ اس پر چھوڑا جائے۔ ہاں وہ آپ کی مان لے تو بہتر نہ مانے تو اس کی مرضی اگر ایسا نہ ہو تو ہر مسلک کے لوگ اپنا اپنا مسلک سب پر ٹھونسنے کی کوشش کریں گے۔ اور حقوق کا گلا گھٹ کر رہ جائے گا۔

روشنیوں کا شہر بسایا میں نے اپنے دل میں
رنگ و نور کی دنیا جھلکی میری آنکھ کے تِل میں
میں نے اپنے ذہن کی سڑکوں پر بینر لگوائے
میٹھی باتیں بانٹی ہیں دنیائے آب و گِل میں

ـــــ ابوالاقبال

اگرچہ معمورِ بلبلوں کی نوا سے یہ گلستاں رہے گا
ہزار طرزِ نوا میں یکتا ہمارا رنگِ فغاں رہیگا

غبارِ رہ تھے وہ، کیا تعجب جو رہ گئے مہر و ماہ پیچھے
وہ قافلہ ہم ہیں جو اُفق تا افق ہمیشہ رواں رہیگا

فقیر تھے ہم نہ دے سکے کچھ کہ یادِ اہلِ زمین رکھتے
بنا چلے ہیں اِک آسماں ہم یہی ہمارا نشاں رہیگا

کسی کی زلفیں سنوارنے کا سنبھالا کارِ دراز ہم نے
رہیگا دل شانہ کش کہ جبتک تعلقِ جسم و جاں رہیگا

زمین کو ہم بلند کر کے فلک سے اونچا مقام دیں گے
کسی کو پھر ہو گا رنجِ پستی نہ شکوۂ آسماں رہیگا

بپا کئے ہیں صد انقلاب اس نے اپنی اک گردشِ نظر سے
کرامتِ پیرِ میکدہ پر گواہ سارا جہاں رہے گا

بجائے مے دے رہا ہے ساقی قیامتیں بھر کے ساغروں میں
اٹھے گا ہر رند حشر بن کر تو دیدنی وہ سماں رہیگا

ابھی یہ طے کر لو تم گریباں کا چاک کس ڈھب سے خوب ہو گا
بہار آنے پہ جوشِ وحشت میں ہوش اتنا کہاں رہیگا

اگر ہے پرواز تیرا مقصد تو پھونک دے خود نشیمن اپنا
بلند پروازیوں میں حائل تصورِ آشیاں رہیگا

کیا تھا میں نے گلہ تبسم! کہ مے نے رسوا کیا ہے مجھ کو
کہا یہ ساقی نے جا ترا نام زندہ جاوداں رہے گا

ـــــ ڈاکٹر عبدالرشید تبسم

احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ۳ اپریل ۱۹۸۷ء کے بعد پیدا ہونے والوں بچوں کو وقف نو میں پیش کریں ـــــ (وکیل الدیوان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرت و سوانح

حضرت فضل عمر اور ادب اردو

سیدنا حضرت فضل عمر کو اردو ادب سے خاص لگاؤ تھا۔ آپ نے عنفوان شباب سے ہی اردو نظم و نثر میں نہایت پاکیزہ زبان لکھنی شروع کر دی تھی۔ آپ کے منظوم کلام کا مجموعہ 'کلام محمود' کے نام سے ایک عرصہ سے شائع ہو کر دنیا بھر میں جہاں کہیں بھی اردو بولنے والے موجود ہیں وہاں معروف و مقبول ہو چکا ہے۔ حضور کی بلند پایہ تصانیف میں علمی و روحانی مسائل کو ایسی سلیس اور رواں اردو میں بیان کیا گیا ہے کہ پڑھنے والا اکتاہٹ محسوس کئے بغیر مسلسل پڑھتے چلے جانا پسند کرتا ہے۔ خطابت کے لحاظ سے بلا خوف تردید یہ کہا جا سکتا ہے کہ برصغیر ہند و پاک میں اردو کے کسی خطیب نے اتنے زیادہ متنوع و مختلف عنوانوں پر اتنا زیادہ خطاب نہیں کیا۔ یہ حضور کا منفرد مقام ہے جس کی عظمت اس لحاظ سے اور نمایاں ہو جاتی ہے کہ آپ کی تقریروں کا ایک کثیر حصہ محفوظ ہو چکا ہے اور ان سے آج بھی استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ اپنی اثر پذیری کے لحاظ سے بھی حضور کے خطبات و تقاریر کا اپنا خاص مقام ہے

اردو کی ترقی کے سلسلہ میں بھی حضور کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اردو کے اکثر مایہ ناز ادیبوں سے حضور کے ذاتی تعلقات تھے۔ اس زمانہ کا شاید ہی کوئی مشہور ادیب مورخ ہوگا جو حضور کی ملاقات و مہمان نوازی سے لطف اندوز نہ ہوا ہو۔ ذیل میں بعض مشہور ادیبوں کے حضور کے نام خطوط پیش کئے جا رہے ہیں۔

مولانا محمد علی جوہر کے بھائی مولانا شوکت علی کا مکتوب

مخدومی و مکرمی جناب حضرت صاحب

اس شب کو مکان پر پہنچ کر جناب کا خط اور اس میں ۲۵/- کے نوٹ ملے۔ مجھ پر اس کا بے انتہا اثر ہوا۔ خاص کر اس وجہ سے کہ اعتراض کرنے والے تو بہت ہوتے ہیں اور ہمت بڑھانے والے کم۔ میں اس رقم کو نہایت درجہ شکریہ کے ساتھ قبول کرتا ہوں اور ہمارے سب شرکاء بھی ضرور مشکور ہوں گے اور خوش بھی ....

خدا آپ کو خوش رکھے۔ آپ کا نیاز مند
شوکت علی خادم کعبہ۔

سید عبدالقدوس ہاشمی ندوی ایم اے کا مکتوب۔

محترم و معظم۔ ادام اللہ سرورکم

سلام و رحمت۔ میں جناب سے پہلی بار شرف مخاطبت حاصل کرتا ہوں۔ امید ہے کہ جناب والا شرف باریابی سے مشرف فرمائیں گے میں نے جناب کی اسکیم رسالہ ادبی دنیا کے مارچ نمبر میں دیکھی ... اس سکیم کو میں نے کئی بار پڑھا مجھے یہ تحریک بہت پسند آئی۔

جناب والا کو غالباً معلوم ہوگا کہ بہار سے اس وقت اردو کا کوئی رسالہ نہیں جاری ہے۔ گیا میں چند باذوق ... ایک لمیٹڈ سرمایہ سے ادبی رسالہ جاری کرنے والے ہیں۔ رسالہ کا نام ندیم ہوگا۔ مئی ۱۹۳۱ء میں اس کا پہلا پرچہ حاضر خدمت ہوگا۔ مجھے اس رسالہ کی ادارت کے لئے بلایا گیا ہے۔ میں جناب والا کی سکیم کو بروئے کار لانا چاہتا ہوں اور میں ...... ابتدائی دقتیں برداشت کر لوں گا۔ میں حضور کا بہت شکر گزار اس بارے میں مجھے اور گراں قدر مشورہ اور طریق کار کی فہمائش سے سرفراز فرمایا جائے۔ میں عریضہ کے جواب کا انتظار کروں گا۔

عریضہ ادب۔ سید عبدالقدوس ہاشمی ندوی (ایم اے) مدیر رسالہ ندیم۔ گیا۔

علامہ احسان اللہ تاجور کا مکتوب۔

حامداً و مصلیاً

محترمی قبلہ جناب میاں صاحب ... دام بالمجد والعلیٰ

سلام مسنون! اپنی گراں مایہ مصروفیتوں میں درانداز ہونے کی اجازت مرحمت فرمایئے

گزارش یہ ہے کہ ادبی دنیا تو لاہور کی سازشی فضا کے سر صدقے ہو گیا۔ خیال تھا کہ اب اردو مجھ پر رحم کرے گی مگر حالات کے استبداد نے ایک جدید علمی رسالے کی اشاعت پر مجبور کیا ہے۔ اس رسالے کا پہلا نمبر زیر ترتیب ہے۔ 'علمی دنیا' اس کا نام ہوگا۔ میں چاہتا ہوں کہ جناب کوئی مضمون اس نمبر کے لئے عنایت فرما دیں تو تبرکاً شائع کر دوں۔ میں نے اس رسالے میں ایک مستقل سرخی بزم تحقیق کی رکھی ہے۔ اس عنوان کے تحت اردو زبان و ادب کے متعلق بحث طلب مسائل پر اہل الرائے سے استصواب کیا جائے گا۔

پہلا سوال جو پہلے نمبر میں زیر بحث آئے گا یہ ہے۔

سوال۔ جدید تہذیب کے ساتھ جو نئے نئے الفاظ و محاورات غیر ملکی اور ملکی زبانوں کے معاشرت میں استعمال ہو رہے ہیں۔ اردو عبارات میں ان کے استعمال کا معیار کیا ہے؟ اور جدید الفاظ کی تذکیر و تانیث کن اصول پر ہونی چاہیئے؟ اس سوال پر روشنی ڈالنے کی زحمت گوارا فرمائیں تو بحث میں وقعت پیدا ہو جائے گی۔ جناب ہی کی تحریک و ہدایت پر یہ سرخی قائم کی گئی ہے۔

خدا کرے جناب کی صحت و فرصت میری گزارش کی پذیرائی میں حائل نہ ہو جائے۔

خادم ادب۔

... خادم تاجور

اس خط پر حضور نے اپنے قلم سے تحریر فرمایا۔ "اللہ تعالیٰ کامیاب کرے میں ضرور مضمون لکھ دوں گا بشرطیکہ پچیس اکتوبر کے بعد چاہیئے ہو۔ کیونکہ اس وقت مجھے بالکل فرصت ہوگی۔ اطلاع ملنے پر لکھنا شروع کر دوں گا ..."

علامہ عاشق حسین سیماب اکبر آبادی کا مکتوب

حضور محترم! ....

یہ تو آپ کو یاد ہوگا کہ میں ایک سال سے اذن حاضری طلب کر رہا ہوں اور یہ مجھے یاد ہے کہ میری تمنا ہر مرتبہ ٹھکرا دی گئی ہے جس کا کچھ نہ کچھ سبب ضرور تھا۔ پیمانہ۔ تاج اور شاعر کے ذریعہ میں آپ سے متعارف ہو چکا ہوں اور اب اتنا بیگانہ نہیں رہا ہوں کہ آپ میری شخصیت نہ سمجھ سکیں۔ بار بار اجازتِ حاضری طلب کرنے کا مدعا بجز اس کے کچھ نہیں کہ ادبی پیرائے میں آپ کی کوئی خدمت کر سکوں اور آپ سے استعانت کر کے آگرہ کے ادبی سکول کی بقاء و احیاء کا انتظام کروں۔ آج ایک عرصہ کے بعد یہ عریضہ پھر ارسالِ خدمت کر رہا ہوں۔ اس امید کے ساتھ کہ حضور والا آخر مئی تک کوئی تاریخ میری حاضری کیلئے مقرر فرما کر مجھے اطلاع دیں گے۔ میں اس عنایت کے لئے آپ کا ہمیشہ ممنون و شاکر رہوں گا۔" طالب جواب عقیدت مند

سیماب اکبر آبادی
(۸ مئی ۳۵ء)

اس خط پر حضور نے تحریر فرمایا۔" ہر دفعہ ہی ایسا اتفاق ہوا کہ میں یا بیمار تھا یا باہر۔ اب بھی ایسا ہوا۔ ڈلہوزی سے آ کر سات ماہ قادیان رہا۔ اس عرصہ میں آپ کا خط نہیں آیا۔ اب میں اس خط کو محفوظ رکھوں گی اور قادیان میں قیام کے وقت کی فوراً آپ کو اطلاع کر دوں گا تا کہ آپ تشریف لا سکیں۔ گو ادبی ادارہ میں میں سمجھ نہیں سکا کہ کس طرح مفید ہو سکتا ہوں مگر بہر حال آپ کی ملاقات سے مجھے خوشی ہوگی۔"

مولانا سید حبیب صاحب مدیر سیاست

"مخدومی الاکرم ...... طبتم

آپ کو مبارک ہو۔ میں آج آزاد کر دیا گیا ہوں البتہ مزید کام کرنے کی صورت میں تنبیہ بھی کر دی گئی ہے۔ آپ کے احسانات سے بار گراں سے سبکدوش ہونا خارج از امکان ہے۔ تشکر سے میرا دل لبریز ہے۔ دعائیں کرتا ہوں چاہتا ہوں کہ آپ سے جلد ملوں۔ فرمائیں کیا حکم ہے۔

..... آپ کا حبیب (۱۲ ستمبر ۳۵ء)

(۲) محسن بندہ .... میں جناب والا کی قدم بوسی کا متمنی ہوں۔ اطلاع دے کر مرہونِ منت فرمائیں کہ آپ محترم مجھے کس روز کہاں مل سکیں گے۔ احسان ہوگا۔

...... آپ کا حبیب (۲۲ دسمبر ۳۷ء)

مکتوب شوکت تھانوی

حضرت سیدی و مولائی! ....

آج برادر محترم مولوی محمد عثمان صاحب احمدی کے توسل سے مبلغ یکصد روپیہ جو آنحضور کا عطیہ ہے وصول پایا۔ اس شفقت بزرگانہ کا اگر میں مستحق ہوں تو شکریہ ایک مہمل سی رسم ہے اور اگر مستحق نہیں ہوں تو شکریہ سوائے تصنع کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ بہر حال میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ بزرگی اور خوردی کے یہی تعلقات ہو سکتے ہیں جو آں حضور اور اس کفش بردار کے درمیان ہیں۔ بیٹا باپ کی سرپرستی کا شکریہ ادا نہیں کرتا۔ لہذا میں بھی شکریہ کو درمیان میں لا کر بیگانگی کو اس طرح نشوونما نہیں دینا چاہتا۔ البتہ یہ جانتا ہوں کہ کوئی خرید رہا ہے۔ اور کوئی بک رہا ہے مجھ جنس ارزاں کی آپ نے قیمت بڑھائی تو یہ بھی کہنے دیجئے کہ

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

کفش بردار شوکت تھانوی ۱۱ اگست ۳۷ء

مولانا عبدالمجید سالک۔ مدیر انقلاب کا مکتوب

محترمی حضرت قبلہ .... جتنی ساعتیں میں نے قادیان میں گزاریں۔ آپ کی برکت سے بے حد مسرت و اطمینان سے بسر ہوئیں۔ مولوی عبدالوہاب عمر۔ عبدالعزیز خاں صاحب۔ شاکر صاحب نے میری خاطر مدارات میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ افسوس ہے کہ میں بوقت رخصت آپ کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکا۔ اس لئے کہ آپ مجلس شوریٰ میں مصروف تھے۔

مہر صاحب (مولانا غلام رسول مہر۔ مشہور مورخ و مدیر۔ ناقل) کی طرف سے سلام مسنون

عبدالمجید سالک (۲۰ اپریل ۳۸ء)

نامور ادیب مورخ مدیر ماہنامہ ریاض مولانا رئیس احمد جعفری کا مکتوب

"جناب مستطاب! خدا کرے مزاج عالی بہم وجوہ بعافیت ہو۔ رسالہ "ریاض" کا ایک نمبر مولانا شوکت علی مرحوم کے لئے وقف کیا گیا ہے۔ شوکت علی نمبر کی تیاریاں شروع ہو چکی ہیں۔ جانتا ہوں آپ بے حد کثیر المشاغل ہیں پھر بھی یہ درخواست کرنے پر اپنے تئیں مجبور پاتا ہوں کہ اس نمبر کے لئے جناب اپنے دست مبارک

باقی ۔ صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمباکو نوشی — ایک مضر صحت عادت

مکرم مولوی عبد الباسط شاہد

زمبیا وسطی افریقہ کے دو بڑے اخباروں میں سے ایک THE DAILY MAIL میں سگریٹ نوشی کے نقصانات کے متعلق ایک رپورٹ شائع ہوئی تھی اس کے ایک حصہ کا ترجمہ پیش خدمت ہے۔

۱۹۲۰ء میں سگریٹ کا ایک اشتہار چھپا کرتا تھا جس میں ایک نوجوان اپنا سگریٹ سُلگا رہا ہوتا تھا۔ اور اس کے ساتھ کھڑی اسکی دوست اسے کہہ رہی ہوتی تھی کہ "دُھواں میری طرف چھوڑیں"۔ مگر اب یہ بات بہت پرانی ہو گئی ہے اور دھواں چھوڑنے سے پہلے احتیاط سے دائیں بائیں دیکھنا پڑتا ہے کہ دھواں کس کی طرف جا رہا ہے کیونکہ اس بدبودار اور نقصان رساں دھوئیں کے خلاف ایک جنگ شروع ہو چکی ہے۔ اگرچہ یہ سرد جنگ ہے تاہم بعض مثالیں ایسی بھی ملتی ہیں کہ سگریٹ نوشوں اور سگریٹ نہ پینے والوں کے درمیان تلخ کلامی، گالی گلوچ، مار پیٹ کی نوبت بھی آجاتی ہے۔ واشنگٹن جاتے ہوئے ایک ہوائی جہاز میں یہ جھگڑا اتنا بڑھ گیا کہ پائلٹ کو مجبوراً جہاز زمین پر اتارنا پڑا۔ امریکہ کی سائنس و صحت کونسل کے مطابق امریکہ میں ۵۵ ملین لوگ جو کل آبادی کا کوئی ایک چوتھائی بنتے ہیں۔ سگریٹ پیتے ہیں۔ ان میں سے تین لاکھ ہر سال کسی ایسی بیماری سے اس دنیا سے گزر جاتے ہیں جو تمباکو نوشی سے پیدا ہوتی ہیں۔ مثلاً کینسر، عارضہ قلب، السر کھانسی وغیرہ۔ سگریٹ نہ پینے والوں پر بھی سگریٹ کا دھواں بہت بُرے اثرات چھوڑتا ہے۔ ایسے لوگ جو دل کی بیماریوں یا پھیپھڑے کی کسی بیماری یا دمہ میں مبتلا ہوں یا کانٹیکٹ لینز استعمال کرتے ہوں سگریٹ کے دھوئیں سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں اور ان کی بیماری میں اس سے اضافہ ہوتا ہے۔

سگریٹ سازی کی صد سالہ تقریب (امریکہ) کے موقع پر سائنس و صحت کونسل نے امریکہ کی مشہور سگریٹ ساز کمپنیوں سے کہا ہے کہ وہ گذشتہ بیس سال میں عوام کو جو نقصان پہنچا چکے ہیں اس کی تلافی کے طور پر انہیں ہر امریکن کو کم از کم ۴۰۰۰ روپے ادا کرنے چاہئیں۔ سگریٹ بنانیوالوں نے اس مطالبہ کو تسلیم نہیں کیا۔

حالیہ برسوں میں سگریٹ نوشی کیخلاف مہم عدالتی چارہ جوئی اور قانون سازی تک پہنچ گئی ہے اور امریکہ کی تیس ریاستوں میں سرعام سگریٹ نوشی پر کئی قسم کی پابندیاں عائد کی جا چکی ہیں۔ سان فرانسسکو میں سگریٹ نوشی پر کسی قسم کی پابندی کیخلاف کوشش اور پروپیگنڈہ پر کوئی ڈیڑھ کروڑ روپیہ خرچ کیا گیا۔ پھر بھی وہاں پر پابندی عائد کر دی گئی ہے کہ ہر دفتر اور کارخانے میں سگریٹ نوشوں اور سگریٹ نہ پینے والوں کے کام کی جگہ الگ الگ کر دی جائے۔ اگر کسی جگہ ایک بھی کارکن سگریٹ پینے پر معترض ہو تو وہاں کوئی بھی سگریٹ نہیں پی سکتا۔ اسی وجہ سے وہاں ایک کارکن کو یہ کہتے ہوئے سُنا گیا کہ مجھے تو اب اپنا کام چھوڑنا پڑے گا کیونکہ میرے ساتھیوں میں سے ایک خاتون کارکن کو میرا سگریٹ پینا پسند نہیں ہے۔

میامی کی ریاست میں نئی تیز رفتار مقبول عام گاڑیوں میں سگریٹ نوشی پر مکمل پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ سینٹ لوئیس ریاست میں کوئی قانونی پابندی تو نہیں لگائی گئی تاہم اعلیٰ درجے کے ہوٹلوں میں سگریٹ نہ پینے والوں کو الگ کمرے دیئے جاتے ہیں۔ اور ہوٹل کی انتظامیہ کا کہنا ہے کہ ایسے کمروں کی مانگ دوسرے کمروں کی نسبت کہیں زیادہ ہے اور یہ کہ اس وجہ سے ہمارے کاروبار پر بہت اچھا اثر پڑا ہے۔ اور ہمارے کئی پرانے گاہک واپس آگئے ہیں۔ اس ریاست میں ٹیلیفون ڈائرکٹری میں ایسے ہوٹلوں اور کاروباری مراکز کے پتے الگ اور نمایاں دیئے جاتے ہیں۔ ایک اور ریاست میں سرِعام ہی نہیں دفاتر وغیرہ میں بھی سگریٹ نوشی پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ خلاف ورزی کرنیوالے کو ایک ہزار روپے جرمانے کی سزا دی جاتی ہے۔ انتظامیہ کا کہنا ہے کہ عام طور پر لوگوں نے ان پابندیوں کو پسند کیا ہے اور اسی وجہ سے ہمیں کسی قسم کی مشکلات کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ ایک اور ریاست میں یہ قانون بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ ہر وہ جگہ جہاں ۷۵ سے زیادہ کارکن کام کرتے ہوں وہاں سگریٹ نہ پینے والوں اور دوسروں کا ہر قسم کا انتظام الگ الگ رکھا جائے۔ اسی طرح جو ہوٹل ۳۵ یا اس سے زیادہ سیٹوں والا ہو وہاں پر کل سیٹوں کا تین چوتھائی سگریٹ نہ پینے والوں کیلئے ریزرو ہونی چاہئیں۔

مندرجہ بالا بیان ایسے ملک کے حالات پر مشتمل ہے جہاں اخلاقی اقدار۔ مذہبی ماحول ہمارے ہاں سے بالکل الگ اور مختلف ہے۔

امریکہ کی تہذیب ★ دو اہم مسائل

مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب سابق مربی امریکہ

مجھے اپنے دس سالہ امریکہ میں قیام کے دوران ثقافت اور تمدن سے متعلق جن باتوں نے زیادہ متاثر کیا۔ ان میں سے بعض کا ذکر یقیناً الفضل کے قارئین کی عام معلومات میں اضافہ کا موجب ہو گا۔

قرآن کریم میں جو بھی امور بیان ہوئے ہیں۔ اور احکام صادر ہوئے ہیں۔ ان کی حکمت اور بیان کردہ دلائل میں وزن اور معقولیت موجود ہے۔ قرآن شریف تمدن کے سلسلہ میں جب اور جو بھی کوئی حکم دیتا ہے۔ تو اسکے ساتھ اس کی فلاسفی اور وجوہ مربوط ہوتے ہیں۔ قرآن کریم اس اصل پر زور دیتا ہے۔ کہ اس کا ہر حکم معقول اور عقل و دلیل کے عین مطابق ہے۔ یونہی بلا وجہ ٹھونسا نہیں گیا میں اپنے اس مضمون میں دو ایسے عوامل کا ذکر کروں گا۔ جن کے عواقب اور تاثرات امریکی تمدن میں نمایاں طور پر محسوس ہوتے ہیں۔

امریکن باشندے اکثر و بیشتر سُؤر کا گوشت کھاتے ہیں۔ جس کا استعمال قرآن کریم حرام قرار دیتا ہے۔ اور یہ اس لئے کہ انسان کی خوراک اسکے اخلاق اور اطوار پر اثر انداز ہوتی ہے۔ سُؤر ایک انتہائی بے حیا قسم کا جانور ہے۔ جس کے جنسی تعلقات کسی ضابطہ سے پابند نہیں ہوتے۔ خنزیر اپنے پرائے نر و مادہ میں کوئی فرق روا نہیں رکھتا۔ یہی وجہ ہے کہ اس کو اپنی خوراک کا حصہ بنانے والی قوم میں حیا و شرم کا مادہ بالعموم مفقود ہوتا ہے۔ یہ درست ہے کہ اخلاقی اقدار کا تصور ہر قوم اور مذہب میں مختلف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مغربی ممالک میں اخلاقی اقدار کا معیار اسقدر بلند نہیں جو ہمارے ہاں ہے۔ لیکن پھر بھی وہاں ایک ایسا طبقہ موجود ہے جو اخلاقی بے راہ روی سے تنگ ہے اور وہ اس نام نہاد اور بے لگام آزادی کی غیر معقولیت کو محسوس کرتا ہے۔ امریکن اخبارات میں ان حیا سوز واقعات کا ہر روز تذکرہ ہوتا ہے۔ اور جنسی تعلقات پر آزادانہ اور بے تکلفانہ رنگ میں مخصوص تعلقات کا اظہار ہوتا رہتا ہے۔ میرے نزدیک یہ بے راہ روی اور مادر پدر آزادی کا بالعموم احساس نہ ہونا۔ سُؤر کا گوشت کھانے کا نتیجہ ہے۔ ان کا دماغ اتنا ماؤف ہو چکا ہوتا ہے کہ وہ اس قباحت کے لوازمات کو محسوس کرنے کی اہلیت سے ہی محروم ہو جاتے ہیں۔

دوسری لت شراب نوشی کی ہے۔

ان کے ہاں شراب بُری چیز نہیں۔ نہ ہی اس کا استعمال ممنوع ہے۔ کھانے پینے کی اشیاء پر پابندی ان کے کوڈ میں موجود نہیں۔ البتہ اس حقیقت کو محسوس کرتے ہوئے کہ اس کا اتنا استعمال جو انسان کو بدحواس کر دے اور اسکی عقل و خرد پر اثر انداز ہو۔ یہ ان کے ہاں قانون کی زد میں آتا ہے۔ لیکن امریکن لوگ شراب کے اس قدر عادی ہو چکے ہوتے ہیں۔ کہ قانون شکنی ان کی زندگی کا لازمی حصہ بن گئی ہے۔ ملکی قانون کے مطابق کوئی شخص موٹر کار چلاتے وقت مدہوش نہیں ہونا چاہئے

ہمارا معاشرہ تو ان ہدایات کی وجہ سے جو ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور سلسلہ کے دوسرے آئمہ اور بزرگوں کی طرف سے ملی ہیں بالکل مختلف ہونا چاہئیے۔ یہ بات ہمارے لئے کتنی اطمینان بخش اور تسلی آمیز ہے کہ باقی دنیا تلخ تجربات اور بے شمار نقصانات کے بعد جہاں مجبوراً پہنچ رہی ہے وہاں ہمیں یہ باتیں پہلے سے ہی معلوم ہیں اور ہمارے لئے ان پر عمل کرنا زیادہ آسان ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم نے سیاسی لحاظ سے غیر ملکی تسلط اور غلامی سے تو نجات حاصل کر لی ہے مگر غیروں کے بُرے فیشن بے جا طور اطوار اور بد عادات سے پوری طرح نجات پانا ابھی باقی ہے۔

سگریٹ نوشی کی عادت کے نقصانات تو اتنے نمایاں اور عیاں ہیں کہ ان کے بارے میں زیادہ بیان کرنے کی بھی ضرورت نہیں۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ سگریٹ نوشی کی وجہ سے اس سے بھی کہیں زیادہ خطرناک اور نقصان رساں چیزیں معاشرہ میں داخل ہو رہی ہیں اور ان انتہائی خوفناک نشوں کا پہلا اور آسان نشانہ سگریٹ نوش ہی بنتے ہیں۔

خدا تعالیٰ ہمیں بد عادات کی غلامی سے بکلی نجات حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیکن بالعموم امریکنز اتنی پی لیتے ہیں کہ کار پر کنٹرول نہیں رکھ سکتے۔ اور حادثہ کا شکار ہوجاتے ہیں۔ بالخصوص کرسمس اور نئے دن کے ایام میں بے شمار حادثے ہوتے ہیں اور امریکہ بھر میں لاکھوں جانیں ضائع ہوتی ہیں۔ ان کی حد سے زیادہ شراب پی کر مرنے والوں کی تعداد کا حکام کو پہلے سے ہی اندازہ ہوتا ہے۔ لیکن وہ اس کا تدارک نہیں کر سکتے۔

یہ چیک کرنے کے لئے کہ کسی راہگیر نے اتنی شراب تو نہیں پی رکھی جس سے وہ حواس باختہ ہو چکا ہو۔ شاہراؤں پر قانون نافذ کرنے والے محکمہ کے کارکن موجود ہوتے ہیں۔ وہ یہ دیکھ کر کہ کار چلانے والے کی کار سیدھی نہیں چل رہی بلکہ اِدھر اُدھر ڈول رہی ہے۔ ڈرائیور کو کھڑا کر کے اس کے سامنے چند سکے رکھتے ہیں اور اسے کہتے ہیں کہ ان میں فلاں سکہ نکالیں۔ وہ بالعموم ایسا نہیں کر سکتا اور قانون کی زد میں آجاتا ہے۔

سؤر کا گوشت کھا کر اور شراب پی کر جس بے راہ روی کا نوجوان مظاہرہ کرتے ہیں۔ اور رات گئے تک غر مستی میں مصروف رہتے ہیں۔ لوٹ مار ہاتھا پائی اور مارپیٹ کا میدان گرم رہتا ہے جس سے پرامن شہریوں کی نیند حرام ہو جاتی ہے اور جرائم کا ارتکاب ہوتا رہتا ہے۔ جس سے شہر کے حکام اور امن وامان قائم رکھنے والے اداروں کو پریشانی ہوتی ہے۔ بعض مذہبی قسم کے میئر صاحبان کے نزدیک اس کا واحد حل یہ ہے کہ نوجوان ایسی تنظیموں اور اداروں سے منسلک ہو جائیں۔ جن میں مذہباً شراب حرام ہو اور سؤر کا گوشت ممنوع۔

چنانچہ جن دنوں میں امریکہ میں تھا۔ ڈیٹن اوہایو کے میئر مسٹر میگی مجھے ملکر بتایا کرتے تھے کہ جب عیسائی نوجوان مذہب تبدیل کر لینے کی وجہ سے احمدیت میں آجاتے ہیں۔ تو ان میں انقلابی اخلاقی اور روحانی تبدیلی آجاتی ہے۔ اور چونکہ وہ سؤر نہیں کھاتے اور شراب بھی نہیں پیتے۔ اس لئے ذمہ دار شہری بن جاتے ہیں اور سوسائٹی اور ماحول کو بہتر بنانے میں قابلِ قدر کردار ادا کرتے ہیں۔

یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ خدا تعالٰے اپنے اس سلسلے کو بے ثبوت نہیں چھوڑے گا۔ حضرت اقدس

شذرات

رئیس امروہوی کے قاتل

کچھ سنا آپ نے؟ گذشتہ سال ستمبر میں رئیس امروہوی کو قتل کر دیا گیا تھا۔ اب پولیس کا کہنا ہے کہ ان کے قاتلوں کا سراغ لگا لیا گیا ہے اور ان کے سرغنے کو پکڑ لیا گیا ہے۔ یہ لوگ مذہبی جنونی ہیں۔ اور ان کے گروہ کا نام تنظیم ہے۔ انہیں اس بات کا شکوہ ہے کہ لوگ وڈیو پر فلمیں کیوں دیکھتے ہیں۔ اور کیسٹ پر گانے کیوں سنتے ہیں۔ چنانچہ یہ وڈیو دکانوں پر ڈاکے ڈالتے ہیں۔ اور وہاں سے ہتھیائی ہوئی اور چرائی ہوئی رقموں سے اپنی تنظیم چلاتے ہیں۔ رئیس امروہوی کو وہ کہتے ہیں اس لئے قتل کیا گیا کہ انہوں نے علاقائی گروہ بندی کے لئے کسی تنظیم کا اہتمام کیا تھا۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے رئیس صاحب کے گھر فون کر کے پتہ کیا کہ وہ گھر پر موجود ہیں یا کہ نہیں۔ اس وقت ۵ بجے کا وقت تھا جب انہیں پتہ چلا کہ وہ گھر پر ہی ہیں تو ان میں سے دو افراد وہاں پہنچ گئے ایک کسی کے مانگے تانگے کا موٹر سائیکل لئے باہر کھڑا رہا اور دوسرا جس کا نام جمیل [illegible] بتایا جاتا ہے گھر کے اندر داخل ہو گیا اور اس نے فائر کر کے رئیس امروہوی کا خاتمہ کر دیا باہر نکل کر وہ اور اس کا ساتھی موٹر سائیکل پر فرار ہو گئے۔ اس سے پہلے بھی کہا جاتا ہے کہ وہ کم از کم دو اشخاص کو ہلاک کرنے کا موجب بنے۔

رئیس کے قتل سے پہلے انہوں نے ۳ وڈیو دکانوں سے سامان چرایا اور دو آدمیوں کو قتل کیا۔ پولیس کو ان لوگوں نے بتایا کہ ٹی۔وی پر فلمیں دیکھنا اور وڈیو کیسٹ دیکھنا اور سننا اور گھروں میں ریکارڈر رکھنا غیر اسلامی فعل ہے اور وہ معاشرے کو پاک صاف بنانا چاہتے ہیں۔ گذشتہ سال ایک دکاندار جس کا نام حنیف تھا بھی مارا گیا تھا۔ پولیس کہتی ہے کہ اس کی ہلاکت کا باعث یہ بتایا گیا تھا کہ وہ جنسی بے راہ روی سے معاشرے کو خراب کرتا تھا۔ یہ تشدد پسند لوگ درجنوں وڈیو شاپ لوٹ چکے ہیں۔ انہوں نے معاشرے میں برائیوں کے سلسلے میں ہینڈبل بھی شائع کر کے تقسیم کئے ہیں۔ ان چاروں نے جن کا اب پتہ چلا ہے جانباز فورس سندھ کے مرکز میں تشدد کی تربیت حاصل کی تھی اور ان کی انتہائی کوشش تھی کہ افغان مجاہدین کے ساتھ مل کر کام کریں۔ لیکن انہیں پاکستان۔ افغانستان کی سرحد پر روک کر واپس بھیج دیا گیا۔

سیسہ مضر صحت

گذشتہ دنوں صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی صحت کے متعلق باتیں ہو رہی تھیں۔ وہ فرمانے لگے کہ پان میں جو قوام کھاتا رہا ہوں اس میں سکے کا عنصر ہوتا ہے۔ اور اس کی وجہ سے اب ٹانگوں پر اثر ہے۔ بات یہ ہے کہ سکہ (یا سیسہ) ایک بہت خطرناک زہر ہے جب یہ کسی نہ کسی طریق سے پانی یا ہوا اور دیگر چیزوں پر اپنا اثر ڈالتا ہے تو یہ سارا زہریلا پن انسانی جسم میں داخل ہوتا رہتا ہے۔ اور نہایت بری طرح جسم کو متاثر کرتا ہے۔ اعصابی نظام بھی خراب ہوتا ہے حتّٰی کہ جو بچے ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے۔ ماں کے پیٹ ہی میں ان پر اس کا بہت برا اثر پڑتا رہتا ہے۔ ان کی ذہانت کو کم کر دیتا ہے۔ اور ان کے ایک دوسرے سے معاملات کی سوجھ بوجھ کو بھی متاثر کرتا ہے۔ اور ہڈیوں کو اتنا کمزور کر دیتا ہے کہ ان کی شکست وریخت ایک عام سی بات بن جاتی ہے۔ خاص طور پر معمر عورتوں کو یہ مشکل زیادہ پیش آتی ہے۔ آج کل تو یہ بات خاص طور پر واضح ہو کر سامنے آرہی ہے کہ ماحولیاتی فضا کے گندا ہو جانے سے انسان کس طرح مختلف عوارض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میرے بیٹے عزیزم محمد خالد وحید بنک آفیسر لاڑکانہ کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری محمد ارشد خان صاحب کاتب کارکن نظارت بیت المال آمد کا نواسہ ہے۔

نومولود کی صحت۔ درازی عمر نیز نیک اور خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

محمد صادق اکاؤنٹنٹ وکالت تبشیر ربوہ

اعلان وفات

مکرم محمد الدین صاحب وٹرنری ڈاکٹر (ابن مکرم منشی فیض احمد صاحب پٹواری آف "زیرہ") سابق امیر جماعت احمدیہ چکوال ۳ مارچ ۱۹۸۹ء کو ۷۳ سال کی عمر میں بقضاء الٰہی وفات پا گئے۔

ڈاکٹر صاحب تقریباً ڈیڑھ سال سے کولہے اور ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ جانے سے صاحب فراش تھے۔

خاکسار کے بہنوئی مکرم داؤد احمد صاحب ابن ماسٹر محمد الدین صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ مورخہ ۸/۳/۸۹ کو بوقت ساڑھے آٹھ بجے شب اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے۔ بہت ہی نیک۔ ملنسار اور بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(حافظ محمد اکرم حفیظ۔ فیصل آباد)

بولیں نہیں — سیفی

کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ اگر ہم کسی اچھے دانشور کے پاس بیٹھے ہوں تو ہمیں گفتگو میں بہت احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ اور اس احتیاط کا ایک پہلو یہ ہونا چاہیئے کہ ہم کم سے کم بات کریں۔ زیادہ باتیں کر کے ہم دو باتوں سے محروم ہو سکتے ہیں۔ ایک تو اس دانشور کی اچھی بات سے اور دوسرے اپنی اصلاح سے کیوں کہ ہم زیادہ باتیں کریں گے تو اس دانشور کو بات کرنے کا موقعہ نہیں ملے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زائد وقت کو ضائع ہونے سے بچائیں

ٹیلی وژن ہمارے زمانے کی ایک حیرت انگیز اور نہایت مفید ایجاد ہے۔ مگر جس رنگ میں اسے عام طور پر استعمال کیا جا رہا ہے وہ خوفناک حد تک باعثِ نقصان و ضرر رساں ہے۔ ریڈرز ڈائجسٹ کے ایک اندازے کے مطابق پانچ سے چودہ سال کے بچے ہر ہفتہ اوسطاً ۲۳ گھنٹے ٹی۔ وی دیکھتے ہیں اور ایک محتاط اندازے کے مطابق بیس سال کی عمر تک پہنچتے پہنچتے وہ مار پیٹ اور تشدد کے نتیجہ میں ہونیوالی اموات کے ۱۶,۰۰۰ سے زیادہ نظارے دیکھ چکے ہونگے ریڈرز ڈائجسٹ کے مضمون نگار نے یہ اعداد و شمار دینے کے بعد پوچھا ہے کہ ایسے ناظرین جب کسی مسئلہ سے دوچار ہونگے تو کیا وہ معقولیت اور دلائل کی بجائے مکّوں اور بوٹوں کی ٹھوکروں سے ہی اپنے مسائل حل کرنے پسند نہ کریں گے؟

ریڈرز ڈائجسٹ کی رپورٹ کے مطابق ٹی وی کے عام استعمال کے بعد انگلستان میں پُر تشدد جرائم کی تعداد ۷,۸۸۴ سے بڑھ کر ۱۸۷ و ۱۱۴ سالانہ تک پہنچ گئی ہے۔ جنسی جرائم جو پولیس کے علم میں لائے گئے ان کی تعداد ۳۴۰ سے بڑھ کر ۱۴۳۳ ہو گئی۔ امریکہ کے پریذیڈنٹ کے قائم کردہ ایک کمیشن نے متفقہ طور پر یہ رپورٹ دی کہ تشدد اور بے راہ روی کے رجحان میں ٹی وی پر ایسے نظارے دیکھنے سے یقیناً بہت اضافہ ہوتا ہے۔ ۱۹۸۲ میں امریکہ کے ایک قومی ادارے برائے دماغی صحت نے اس خطرہ کی طرف نشاندہی کرتے ہوئے اپنی رپورٹ میں بتایا کہ ٹی۔ وی پر تشدد کے نظارے نوجوانوں میں غیر معقول رجحان پیدا کرتے ہیں۔

لندن کے ایک ڈاکٹر ولیم بیلسن نے ۱۳ سے ۱۶ سال کے ۱۵۶۵ نوجوانوں سے ملاقات کرنے کے بعد بتایا کہ ٹی وی پر تشدد و بے راہ روی کے نظارے نوجوانوں میں آہستہ آہستہ اثر کرنیوالی ایسی زہر کی طرح سرایت کرتے جاتے ہیں جو والدین اور سوسائٹی کے ہر اچھے اثر اور تربیت کو بے اثر کر دیتی ہے۔ اسی ڈاکٹر کے جائزہ سے معلوم ہوا کہ زیادہ ٹی وی دیکھنے والے بچے دوسرے بچوں سے ۵۰ فیصد زیادہ تشدد و مار کٹائی سے کام لیتے ہیں۔

جرائم اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونیوالی بے چینی اور خوف و اضطراب کے اس خطرہ سے متنبہ کرتے ہوئے حضرت امام ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"وقت کے ضیاع کیلئے بڑی لعنت ٹیلی وژن ہے جس میں بہت زیادہ وقت ضائع ہو جاتا ہے۔ اس میں ایسے پروگرام بھی آتے ہیں جن کا رجحان مادی فلسفہ حیات کی طرف ہے کہ زندگی سوائے عیش و عشرت کے اور کچھ نہیں .... ٹی وی کی وجہ سے لوگ مطالعہ سے غافل ہو گئے ہیں اور بہت سے ایسے جرائم ہیں جو براہ راست ٹی وی سے سیکھے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ عبادتوں پر بھی بد اثرات پڑتے ہیں۔ ٹی وی کی وجہ سے مذہبی مطالعہ اگلی نسلوں کیلئے بڑی مشکل بات بن گئی ہے۔"

اپنے وقت کو سوچ سمجھ کر اس کی قدر و قیمت کا احساس کرتے ہوئے مفید اور نتیجہ خیز کاموں میں استعمال کرنے کی تلقین کرتے ہوئے حضور ارشاد فرماتے ہیں:

"جس امر کی طرف میں متوجہ کرنا چاہتا ہوں وہ سب کیلئے مشترک ہے اور وہ یہ ہے کہ کس حد تک ہم نے اپنے وقت کو ضائع کیا ہے اور کس حد تک ہم نے اپنے وقت کی بالارادہ قیمت وصول کرنے کی کوشش کی ہے۔ اگر اس سوال کو ہر کوئی اپنے نفس سے پوچھے تو یہ جواب پا کر حیران ہوگا کہ میں نے اپنے وقت کو سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی۔ کبھی سوچا بھی نہیں کہ میرے وقت کی قیمت کیا ہے؟ اس پہلو سے ایک بات سامنے آتی ہے کہ ہم اپنے پروفیشن (پیشے) سے بچے ہوئے وقت کو ضائع کر دیتے ہیں اور نیک مقاصد پر اس کو خرچ نہیں کرتے اسلئے گذشتہ سال جو آپ نے بہت سا وقت ضائع کیا اور اپنی اگلی نسلوں کو بھی اسی سمت دھکیلا ہے جہاں سے آپ ان کو بلانا بھی چاہیں گے تو واپس نہیں لا سکیں گے۔ اس کی بجائے ..... ایک باشعور بالغ نظر قوم کے انداز میں اپنے وقت کا جائزہ لیں اور آئندہ کیلئے بہتر پروگرام بنائیں۔"

اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر پوری طرح عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

یاد رفتگان

مکرم ملک رشید احمد صاحب

محترمہ امۃ العلیم صاحبہ دارالعلوم غربی ربوہ

میرے خاوند ملک رشید احمد صاحب ایک نہایت قابل سول انجینئر تھے۔ اپنی ملازمت کا اکثر حصہ انہوں نے عرب ریاستوں میں گزارا۔ ملازمت کے دوران میں انہیں دنیا کے بیشتر ممالک دیکھنے کا بھی موقعہ ملتا رہا۔

اپنی وفات کے وقت وہ ایک عرب ریاست میں کنسٹرکشن کمپنی کے ڈائریکٹر تھے صبح سویرے نماز کے لئے سب کو اٹھاتے۔ ۲۴ر دسمبر کو نماز سے فارغ ہو کر میں نے ناشتہ تیار کیا۔ یہ اتنی دیر میں کام پر جانے کے لئے تیار ہو گئے۔ صبح چھ بجے کام پر پہنچنا تھا۔ مجھ سے کوئی بات اس صبح نہ ہوئی بچوں کو ان کے کمرے کا دروازہ کھول کر دیکھا اور کار میں سوار ہو کر چلے گئے۔

یہ ۲۴ر دسمبر ۱۹۸۷ء کی صبح تھی ایک پہاڑی پر کام ہو رہا تھا۔ کام کے دوران میں پہاڑی پر سے پاؤں پھسل گیا۔ گرنے سے سر پہ شدید ضرب لگی۔ ناک اور کان سے خون جاری ہو گیا۔ فوراً پولیس کی گاڑی میں ہسپتال پہنچایا گیا۔ مقامی ڈاکٹروں نے چیک کرنے کے بعد مایوسی کا اظہار کیا بمبئی سے ایک ماہر دماغ سرجن بلایا گیا۔ وہ بھی ناامید ہو کر واپس چلا گیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو لنڈن بذریعہ ٹیلیفون اس حادثہ کی اطلاع دی گئی۔ حضور چونکہ انہیں ذاتی طور پر جانتے تھے۔ لہذا آپ نے فوری طور پر چند ادویات تجویز فرمائیں اور خصوصی دعا بھی فرمائی۔ نیز یہ حکم بھی دیا کہ روزانہ انکی حالت سے حضور ایدہ اللہ کو اطلاع دی جائے۔ حضور کی مجوزہ ادویات بھی دی گئیں۔ صدقات بھی کیئے گئے خصوصی دعائیں اجتماعی اور انفرادی طور پر بھی کی گئیں لیکن ہر حیلہ ناکام رہا۔

انہیں ہر روز دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا کرتی تھی۔ کبھی سوچ بھی نہ سکتی تھی کہ اتنا عظیم سانحہ اتنی جلدی واقعہ ہونے والا ہے۔

قصہ کوتاہ آٹھ دن موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا رہنے کے بعد اور ہر ممکن انسانی کوششوں کے باوجود یکم جنوری ۱۹۸۸ء کو بغیر آنکھ کھولے اور بغیر اپنے معصوم بچوں کو الوداع کہے اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔

محترم ملک صاحب ایک متقی اور دیندار نوجوان تھے۔ احمدیت اور امام جماعت سے انتہائی عشق تھا۔ اپنی جماعت کے افراد کو اتنی اچھی طرح منظم اور مربوط کیا۔ اور چندوں کا انتظام اس خوش اسلوبی سے ترتیب دیا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی ان کی نماز جنازہ پڑھاتے وقت نہایت اچھے الفاظ میں تعریف فرمائی۔ حضور کی ہر تحریک پر اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ بیوت الحمد اور بیت آسٹریلیا کی تعمیر کے لئے ایک خطیر رقم پیش کی۔ موصی تھے اور وصیت کا چندہ انتہائی باقاعدگی سے ادا کرتے۔ دوسرے تمام چندہ جات بھی فراخدلی سے ادا کرتے۔ بہت مخیر تھے۔ لیکن اتنی خاموشی سے مستحقین کی مدد فرماتے کہ کسی کو خبر نہ ہوتی۔ تزکیہ کی رقم کی ادائیگی میں اتنے پابند تھے کہ گھر میں کوئی رقم نہ رکھتے کہ جب تک اس پر ادائیگی نہ کر لیتے۔ کئی نادار گھرانوں کی بچیوں کی شادی کے اخراجات بڑی فراخدلی سے ادا کیئے۔ نماز پنجگانہ، نماز تسبیح اور نوافل باقاعدگی سے ادا کرتے۔ ماہ صیام میں جماعت کے افراد کو دور دور سے بلا کر افطاری اور تراویح کا انتظام کرتے۔ غرض وہ احمدیت کا حقیقی نمونہ تھے۔ اللہ تعالیٰ ان پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔

میرے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے قارئین کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں خدا تعالیٰ میرے بچوں کو نیک، فرمانبردار، لائق اور خادم دین بنائے۔ میں خود بھی بیمار اور کمزور ہوں اللہ تعالیٰ مجھے بھی صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ تاکہ میں ان بچوں کو ان کے شفیق باپ کے ارادوں کے مطابق پروان چڑھا سکوں۔ جو پدری شفقت سے محروم ہو گئے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہم سب غمزدگان کو صبر و ہمت عطا فرمائے۔ اور محترم ملک رشید احمد صاحب کے درجات بلند فرمائے۔ اور اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوجوانوں کیلئے ایک سنہری موقع

امریکہ کے امیگریشن (مستقل رہائش) ویزا کے درخواست دینے کا طریقہ کار و معلومات

محمد اکرم خالد قائد ضلع ملتان

حکومت امریکہ کے ایک سروے کے مطابق امریکہ میں ۱۹۹۰ء تک مین پاور بلی ڈانڈسٹریل ترقی کے کم ہو جائے گی۔ لہذا حکومت امریکہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اگلے دو سال میں ۲۰ ہزار افراد کو امیگریشن ویزا جاری کیا جائے۔ اس پروگرام کا نام او پی ون ہے۔ یعنی یہ پہلا پروگرام ہے۔ اس طرح سے ویزا جاری کرنے کا۔ اس پروگرام کے تحت کمپیوٹرائزڈ قرعہ اندازی کے ذریعے ۱۹۹۰ء میں ۱۰ ہزار افراد کو اور ۱۹۹۱ء میں ۱۰ ہزار افراد کو امیگریشن دی جائے گی۔ اس سکیم کے تحت دنیا کے ۱۶۲ ممالک کے افراد فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ پاکستان میں پیدا ہونے والے افراد بھی اس سکیم سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ جبکہ دنیا کے ۱۸ ممالک جن میں انڈیا، چین، برطانیہ، تائیوان، ہانگ کانگ وغیرہ کے ممالک کے افراد اس سکیم سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔

درخواست دینے کی آخری تاریخ

درخواستیں یکم مارچ ۱۹۸۹ء سے ۳۱ مارچ ۱۹۸۹ء تک وصول کی جائیں گی۔

درخواست دینے کا طریقہ کار

ہر خواہش مند سادہ کاغذ پر بڑے انگریزی حروف میں لکھی ہوئی درخواست دے سکتا ہے اس درخواست میں نام، درخواست دینے والے کی تاریخ پیدائش و شہر یا قصبہ و ضلع پیدائش کا اس کا مکمل موجودہ ایڈریس نیز نزدیک ترین امریکن کونسلیٹ آفس کا نام مثلاً شیخوپورہ کے لئے لاہور کونسلیٹ آفس ہوگا۔ اور اگر درخواست دینے والا شادی شدہ ہو تو اس کی بیوی یا خاوند و بچوں کے نام معہ تاریخ پیدائش و پیدائش کا شہر و ضلع کا ہونا ضروری ہے۔ اس درخواست کے ساتھ درخواست دینے والے کی ایک عدد فوٹو ۱½ انچ مربع لگانا ضروری ہے۔ شادی شدہ ہونے کی صورت میں بیوی یا خاوند کے ساتھ بچوں کی ایک ایک تصویر ۱½ انچ مربع سائز کی لگانا بھی ضروری ہے۔ ایک درخواست ایک ہی لفافہ (لفافہ کا سائز ۹½"—۶" کے درمیان لمبائی و ۳½"—۴½" چوڑائی) میں وضع ہو گی۔ درخواست اس ایڈریس پر پوسٹ کریں۔

OP-1
P.O. BOX-20199
WASHINGTON D.C.-
20199-9998 U.S.A

ایک ضروری ہدایت

درخواست کے لفافے کے اوپر ایک ہی سائیڈ پر بڑے انگریزی حروف میں امریکہ کا ایڈریس اوپر ٹائپ ہونا چاہیئے جب کہ دوسرے کونے میں درخواست دینے والے کا مکمل ایڈریس بڑے انگریزی حروف میں درج ہونا چاہیئے۔ یہ اس لئے ضروری ہے کہ یہ لفافہ ہی سب سے پہلے کمپیوٹر میں ڈالا جائے گا۔ کمپیوٹر خود درخواست دینے والے کا ایڈریس پڑھ کر ریکارڈ رکھ لے گا۔ اور لفافے پر اپنا نمبر درج کر دے گا۔ مقررہ تاریخ گزرنے کے بعد قرعہ اندازی میں کمپیوٹر اپنا دیا ہوا نمبر ہی نکالے گا۔ اس کے بعد متعلقہ حکام اس نمبر کے لفافہ کو پھاڑ کر درخواست وصول کریں گے۔

بعض ضروری وضاحتیں

● ایک درخواست دہندہ صرف ایک درخواست بھجوائے۔ ایک سے زائد درخواستیں ہونے کی صورت میں تمام درخواستیں ضائع کر دی جائیں گی۔

● — میاں بیوی علیحدہ علیحدہ درخواست دے سکتے ہیں۔ کسی ایک ممبر کے آنے سے دوسرا خود بخود اس کے ساتھ امریکہ جا سکے گا

● — درخواست دہندہ کے غیر شادی شدہ ۲۱ سال سے چھوٹے بچے اس کے ساتھ جا سکیں گے۔ (قرعہ اندازی میں نام نکلنے کی صورت میں)

● — ۱۶ سال سے بڑے بچے اپنی علیحدہ درخواست دے سکتے ہیں۔ مگر اس کے ساتھ اسکے والدین نہیں جا سکیں گے۔ جبکہ ۱۶ سال سے چھوٹے بچے درخواست صرف اس صورت میں دے سکتے ہیں کہ اگر اس بچے نے امریکہ میں مقیم اپنے والدین کے پاس جانا ہو۔

● — درخواست کا مکمل بڑے انگریزی حروف میں ٹائپ شدہ ہونا ضروری ہے۔ وگرنہ درخواست ضائع کر دی جائے گی۔

بدظنی انسان کو اندھا کر کے ہلاکت کے تاریک کنویں میں گرا دیتی ہے

یہ ایمان کو بہت جلد اسی طرح جلا دیتی ہے جیسا کہ آتشِ سوزاں خس و خاشاک کو

"بدظنی ایک ایسا مرض ہے۔ اور ایسی بُری بلا ہے جو انسان کو اندھا کر کے ہلاکت کے تاریک کنویں میں گرا دیتی ہے۔ بدظنی ہی ہے جس نے ایک مردہ انسان کی پرستش کرائی۔ بدظنی ہی تو ہے جو لوگوں کو خدا تعالیٰ کی صفات خلق رحم۔ رازقیت وغیرہ سے معطل کر کے نعوذباللہ ایک فرد معطل اور شے بے کار بنا دیتی ہے۔ الغرض اسی بدظنی کے باعث جہنم کا بہت بڑا حصہ اگر کہوں کہ سارا حصہ بھر جائے گا تو مبالغہ نہیں جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ماموروں سے بدظنی کرتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے فضل کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد اوّل صٓ ۹۵ صٓ ۹۶)

"بدظنی ایک سخت بلا ہے جو ایمان کو ایسی جلدی جلا دیتی ہے۔ جیسا کہ آتش سوزاں خس و خاشاک کو اور وہ جو خدا کے مرسلوں پر بدظنی کرتا ہے۔ خدا اس کا خود دشمن ہو جاتا ہے۔ اور اس کی جنگ کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے اور وہ اپنے برگزیدوں کے لئے اس قدر غیرت رکھتا ہے۔ جو کسی میں اس کی نظیر نہیں پائی جاتی میرے پر جب طرح طرح کے حملے ہوئے تو وہی خدا کی غیرت میرے لئے برافروختہ ہوئی۔"

(الوصیت ۲ صٓ ۲۹)

"میں سچ کہتا ہوں کہ بدظنی بہت ہی بری بلا جو انسان کے ایمان کو تباہ کر دیتی ہے۔ اور صدق اور راستی سے دور پھینک دیتی ہے۔ اور دوستوں کو دشمن بنا دیتی ہے صدیقوں کے کمال حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ انسان بدظنی سے بہت ہی بچے اور اگر کسی کی نسبت سوءِ ظن پیدا ہو تو کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرے تاکہ اس معصیت اور اس کے برے نتیجے سے بچ جاوے جو اس بدظنی کے پیچھے آنے والا ہے۔ اس کو کبھی معمولی چیز نہیں سمجھنا چاہیئے یہ بہت ہی خطرناک بیماری ہے جس سے انسان بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔"

غرض بدظنی انسان کو تباہ کر دیتی ہے۔ یہاں تک لکھا ہے کہ جس وقت دوزخی لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا کہ تم نے اللہ تعالیٰ پر بدظنی کی۔"

(ملفوظات جلد اوّل صٓ ۳۵۶)

(مرسلہ نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ)

درخواست دُعا

● — مکرم ڈاکٹر شبیر علی ناصر صاحب (آف فاروق آباد) کی والدہ محترمہ بعارضہ شوگر اور بلڈ پریشر بیمار ہیں۔ نیز ان کی اہلیہ صاحبہ کی صحت بھی خراب رہتی ہے۔

ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ: سیرت حضرت فضلِ عمر

سے ضرور کچھ تحریر فرمائیں خواہ وہ کتنا ہی مختصر ہو جواب کا بے چینی کے ساتھ انتظار رہے۔"

خادم۔ رئیس احمد جعفری ایڈیٹر (۲ اکتوبر ۵۲ء)

اس درخواست کو قبول کرتے ہوئے حضور نے ایک مضمون تحریر فرمایا جو مذکورہ نمبر میں شائع ہوا

مشہور ادیب مولانا صلاح الدین احمد کا مکتوب حضور کے پرائیویٹ سیکرٹری ملک صلاح الدین ایم اے کے نام

"...... قبلہ حضرت میاں صاحب نے جس توجہ سے ہماری گزارشات کو سنا اور جس ایثار سے کام لے کر اپنے اوقات گرامی کا ایک معقول حصہ ہمیں باریاب فرمانے میں صرف کیا ہم ان نوازشات کی یاد اپنے دلوں میں ہمیشہ تازہ پائیں گے۔ حضرت صاحب کی خدمت میں ہمارا سلام نیاز پہنچا دیجیئے۔ ..."

خاکسار صلاح الدین احمد

ان خطوط سے جہاں حضور کے ادبی لگاؤ کا پتہ چلتا ہے وہاں سیرت کے اور بھی کئی پہلو نمایاں ہوتے ہیں۔

اے خدا بر تربت او ابر رحمت ہا ببار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ میں ۲۳ سے ۲۵ر مارچ تک چراغاں کرنے، مٹھائی اور کھانا تقسیم کرنے پر پابندی

پوسٹر لگانا، دیواروں پر لکھنا اور نعرے بازی کرنا ممنوع قرار دیدیا گیا، امن امان برقرار رکھنے کے لئے پولیس کے دستے پہنچ گئے

ربوہ (نامہ نگار) ڈپٹی کمشنر جھنگ نے ایک حکم جاری کیا ہے جس کے مطابق (۲۳ سے ۲۵) مارچ تک ربوہ شہر میں آرائشی روشنیاں لگانا کھانا تقسیم کرنا، مٹھائی تقسیم کرنا، پوسٹر لگانا، دیواروں پر لکھنا اور نعرے بازی کرنا اور اجتماع کرنا ممنوع قرار دے دیا گیا ہے شہر میں امن و امان برقرار رکھنے کے لئے پولیس کے خصوصی دستے ربوہ پہنچ گئے ہیں آج اسسٹنٹ کمشنر چنیوٹ، آر ایم ربوہ نے سارے شہر کا تفصیلی دورہ کیا اور بعد ازاں قادیانی جماعت کے ایک وفد سے جس کی قیادت مقامی انجمن کے صدر حکیم خورشید احمد نے کی اسسٹنٹ کمشنر اور آر ایم سے ملاقات کی اور انہیں یقین دہانی کروائی کہ گو ہمارے دل زخمی ہیں لیکن ہم جماعت کی سابقہ روایات کے مطابق اس حکم کی پوری پوری پابندی کریں گے بعد ازاں اسسٹنٹ کمشنر نے اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے حالات کو تسلی بخش قرار دیا اور شہریوں کے تعاون کی تعریف کی۔ (روزنامہ جنگ لاہور ۲۳ر مارچ ۱۹۸۹ء)

قادیانیوں کے سو سالہ جشن پر پابندی

صوبائی وزیر قانون کی زیر صدارت اعلیٰ سطح کے اجلاس میں فیصلہ، پابندی مفاد عامہ، امن عامہ اور مسلمانوں کے جذبات کو پیش نظر رکھتے ہوئے لگائی گئی ہے، جشن سے متعلق سرعام کوئی سرگرمی نہیں ہو سکے گی۔

لاہور (نیوز ڈیسک) وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر سردار نصر اللہ خان دریشک، وزیر قانون و پارلیمانی امور حکومت کی زیر صدارت ایک اعلیٰ سطح کا اجلاس گزشتہ روز منعقد ہوا۔ جس میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین کے علاوہ اعلیٰ سرکاری حکام نے بھی شرکت کی۔ اجلاس میں قادیانی فرقہ کی طرف سے ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء کو قادیانیت کا جشن صد سالہ منانے کے پروگرام کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین نے خاص طور پر ربوہ میں قادیانیوں کے جشن صد سالہ کے بارے میں ہونے والی سرگرمیوں پر گہری تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے صوبے کے دیگر کچھ حصوں سے بھی اس نوعیت کی موصولہ اطلاعات پر اظہار تشویش کیا۔ قادیانیت کے جشن صد سالہ کے بارے میں مسلمان عوام الناس کے دینی جذبات اور احساسات کو ٹھیس پہنچانے کی وجہ سے ان میں شدید غم و غصہ کی کیفیت پائی جاتی ہے۔ خاص طور پر اس لئے کہ قادیانیت کا جشن صد سالہ منعقد کیا جانا قانون کی خلاف ورزی ہوگا۔ مفاد عامہ امن و امان برقرار رکھنے کی خاطر اور مسلمانوں کے جذبات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ مذکورہ جشن صد سالہ سے متعلق سرعام تمام سرگرمیوں پر پابندی عائد کر دی جائے۔ اس بارے میں صوبے کے تمام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحبان کو ضروری ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔

(روزنامہ جنگ لاہور ۲۱ر مارچ ۱۹۸۹ء)

احمدیہ صد سالہ جشن تشکر مبارک ہو

جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ

ملک پراپرٹی ڈیلر ربوہ گولبازار

ملک زیاد عمر ابن ملک فضل عمر

BABY GROWTH COURSE

بے بی گروتھ کورس

ایک ماہ کی ادویات کا کورس قیمت: ۲۵/-

لٹریچر ۳/- کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیں

کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون: سیلز، کلینک، رہائش ڈاکٹرز ۷۷۱ : ۶۰۶ ، ۶۰۷

بقیہ: جشن تشکر

اس جشن کی تیاری کے لئے مقامی انجمن احمدیہ نے ربوہ کی بھرپور صفائی کی۔ جن جگہوں پر سے کمیٹی کوڑا کرکٹ نہ اٹھا سکی وہاں سے کوڑا اٹھایا۔ میدانوں کو ہموار کیا۔ پھول لگائے، باغیچے بنائے۔ ربوہ کے کچے علاقوں میں چھڑکاؤ کا انتظام کیا گیا۔ لیکن بر وقت باران رحمت کے نزول سے اس کی ضرورت نہ رہی۔ ہر گھر میں سفیدی کروائی گئی۔ ہر گھر نے جھنڈیاں خریدیں۔ اور چراغاں کا انتظام کیا۔ بجلی چلے جانے کسے خطرے کے پیش نظر تیل کے دیئوں کے علاوہ بھاری مقدار میں جنریٹروں کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ صدر انجمن احمدیہ نے اور دیگر تمام اداروں نے اپنے کارکنوں کو فی کارکن ۵۰۰ روپے خصوصی رقم اس جشن کے لئے ادا کی۔

اگرچہ ربوہ میں بھاری تعداد میں پولیس گشت کر رہی تھی اور خوف و ہراس پھیلنے کا امکان تھا۔ لیکن اہل ربوہ نے جن کی مسکراہٹیں کوئی نہیں چھین سکتا اس روز نہایت خوشی اور بشاشت کا مظاہرہ کیا اور بھرپور جوش و جذبے کا اظہار کیا۔

حکومت کی طرف سے جشن منانے کی سرعام سرگرمیوں پر پابندی کی وجہ سے جو گیٹ وغیرہ جہاں زیر تعمیر تھا وہاں روک دیا گیا۔ چراغاں کے لئے بلبوں کی لڑیاں عمارتوں پر لگی رہیں۔ نہ ان کو اتارا گیا اور نہ جلایا گیا۔

ضروری اعلان

صدر انجمن احمدیہ کے پنشنران حضرات جو ربوہ میں رہتے ہیں دفتر محاسب میں اکاؤنٹنٹ سے فوری رابطہ قائم کریں۔

محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ

خبریں

★ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے کراچی میں ہونے والے تشدد کے واقعات کو سوچے سمجھے منصوبہ کا حصّہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ ان لوگوں کا مقصد صوبہ سندھ میں افراتفری پھیلانا ہے انہوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ حکومت کے اپنے خفیہ اطلاعات فراہم کرنے والے لوگ بھی ان واقعات کی پیشگی اطلاعات بہم پہنچانے میں ناکامیاب رہے۔ اس لئے انہوں نے سرکاری مشنری کی تنظیم نو پر زور دیا۔ اور کہا کہ وزیر اعلیٰ سندھ اس معاملے کا جائزہ لیں گے۔

انہوں نے متاثرہ خاندانوں کو پچاس ہزار روپے فی خاندان معاوضے کا اعلان کیا جو کہ سندھ کی حکومت کی طرف سے دی جانے والی امداد کے علاوہ ہو گی۔

★ مختلف صوبوں سے تعلق رکھنے والے پاکستان پیپلز پارٹی کے چار اراکین اسمبلی نے سندھ کے تمام طبقوں سے امن برقرار رکھنے کی اپیل کی ہے۔

پنجاب کے احمد سعید اعوان سندھ کے پرویز علی شاہ جیلانی صوبہ سرحد کے شہزادہ امان روم اور بلوچستان کے سردار محمد خان باروزئی نے کہا ہے کہ ہم سب کو تشدد۔ نفرت، محاذ آرائی ختم کر دینی چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ تشدد اور فسادات آمرانہ دور کا ورثہ ہیں۔ اور اس قسم کے واقعات جو معصوم شہریوں کی قیمتی جانوں کے لئے خطرہ ہیں۔ ختم کر دیئے جائیں۔

★ عراق کے صدر صدام حسین نے وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کو عراق کا دورہ کرنے کی دعوت دی ہے۔

★ کابل سے بھارت پہنچنے والی اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ افغان مجاہدین نے جلال آباد کے ہوائی اڈے پر قبضہ کر لیا ہے۔ جلال آباد شہر پر قبضے کے لئے مجاہدین کی جدوجہد تیز ہو گئی ہے۔ اور سرکاری فوج کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا ہے۔